Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۴۹ | مورخہ ۲۵ جون ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۸ صفر ۱۳۵۰ء | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ۲۱ اور ۲۲ جون ۱۰۰ درجہ سے کچھ اوپر بخار ہو گیا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعائیں فرمائیں۔ حرم ثانی کی صحت کے لئے بھی دعاء صحت کی جائے :-

گذشتہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات تہجد پڑھنے کے لئے ہر محلہ میں جگانے والے پھرتے رہے۔ اور بڑی کثرت سے تہجد کی نماز پڑھی گئی۔ اس ہفتہ میں بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ بیرونی احباب کو بھی اسکے لئے پورا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور سوائے معذوروں کے تمام احمدی مردوں اور عورتوں کو نماز تہجد پڑھنی چاہیئے :-

۲۰ جون امرتسر سے ایم۔ او۔ اے کلب کی ٹیم احمدیہ کلب قادیان کی ٹیم سے میچ کھیلنے آئی۔ ہاکی میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ اور والی بال میں احمدیہ کلب جیت گئی :-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض

میرے آنے کی اصل غرض اور مقصد یہی ہے۔ کہ توحید۔ اخلاق اور روحانیت کو پھیلاؤں۔ توحید سے مراد یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہی کو اپنا مطلوب۔ مقصود اور محبوب اور مطاع یقین کر لیا جائے۔ موٹی موٹی بت پرستی اور شرک سے لے کر اسباب پرستی کے شرک اور باریک شرک اپنے نفس کو بھی کچھ سمجھ لینے تک دور کر دیا جائے۔ جس میں دنیا گرفتار ہے۔ اور اخلاق سے مراد یہ ہے۔ کہ جس قدر قویٰ انسان لے کر آیا ہے۔ ان کو اپنے محل اور موقع پر خرچ کیا جائے۔ یہ نہیں کہ بعض کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جائے۔ اور بعض پر بہت زور دیا جائے۔ مثلاً اگر کوئی ہاتھ کو بالکل کاٹ دے۔ تو کیا اس سے کوئی خوبی پیدا ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ سچے اور کامل اخلاق یہی ہیں۔ کہ جو جو قوتیں اللہ تعالیٰ نے دے رکھی ہیں۔ ان کو اپنے محل پر ایسے طور سے خرچ کیا جائے۔ کہ جس میں افراط اور تفریط پیدا نہ ہو۔ افراط یہ ہے۔ کہ مثلاً جس کو قوۃ شامہ میں افراط ہو۔ تو حدت الحس کا مرض ہو جائے گا۔ اور پھر اس سے اور امراض شدیدہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ تفریط یہ ہے۔ کہ اس کی حس بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ اور اعتدال یہ ہے۔ کہ وہ قوائے اپنے محل اور مقام پر رہیں۔ اور یہی وہ درجہ اور مقام ہے جہاں اخلاق اخلاق کہلاتے ہیں۔ اور اسی کو میں قائم کرنے آیا ہوں۔ روحانیت سے مراد وہ آثار اور علامات ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے کیا سچا تعلق پیدا ہونے پر مترتب ہوتے ہیں۔ اور یہ کیفیتیں ہیں جب تک پیدا نہ ہوں۔ انسان سمجھ نہیں سکتا!

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

ضروری اطلاع ۔ مطبع کی مجبوری کی وجہ سے یہ اخبار صرف چھ صفحہ پر شائع کیا جا رہا ہے :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رپوٹ

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

معذرت

بعض وجوہات کی بنا پر ایک عرصہ سے خاکسار اخبار کے لئے کوئی رپورٹ ارسال نہیں کر سکا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے مجھے باقاعدگی کے ساتھ رپورٹیں ارسال کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ گولڈ کوسٹ مشن آپ حضرات کی دعاؤں سے محروم نہ رہے۔

مالی مشکلات

گولڈ کوسٹ کی خوشحالی کا انحصار صرف کوکو کی کاشت پر ہے پچھلے سال کوکو کی ایک بوری کی قیمت ۲۵ شلنگ تھی۔ لیکن تجارت کے تنزل کیوجہ اس سال ۹ شلنگ ہے۔ زمیندار لوگ یہ قیمت قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ان کے خیال میں یورپین تاجر انہیں دہوکہ دے رہے ہیں۔ چنانچہ تمام گولڈ کوسٹ کے زمینداروں نے متفقہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب تک انہیں ۲۵ شلنگ فی بوری قیمت نہ دی جائے۔ وہ کوکو فروخت نہیں کریں گے۔ اس ملک کی حکومت دو حصوں پر منقسم ہے۔ ایک حصہ گورنمنٹ کی زیر نگرانی افریقن سلاطین کے سپرد ہے۔ اور دوسرا حصہ براہ راست گورنمنٹ کے افسروں کے ماتحت ہے۔ تمام افریقن سلاطین نے اپنی اپنی رعایا کو حکم دے دیا ہے۔ کہ جب تک ۲۵ شلنگ فی بوری انہیں نہ ملے۔ کوکو فروخت نہ کریں۔ اول تو کوئی زمیندار اپنے سلطان کی نافرمانی نہیں کرتا۔ لیکن اگر کوئی کرے بھی۔ تو ہر ایک سلطان کو جرمانہ اور بعض حالات میں قید کی سزا دینے کا اختیار ہے۔ ان حالات میں کوئی زمیندار کوکو بیچنے کے لیے تیار نہیں۔

احمدی احباب کی مشکلات

عام طور پر احمدی احباب نومبر اور دسمبر میں گذشتہ سال کا چندہ ادا کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان مہینوں میں کوکو کی فصل کاٹی اور فروخت کی جاتی ہے۔ لیکن اب کے زمینداروں نے کوکو بیچنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس وجہ سے سخت غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جب ان کے پاس کھانے تک کے لئے کچھ نہیں۔ تو چندہ کہاں سے دیں۔ ادھر مشن کے کام اسی امید پر سارا سال چلتے ہیں۔ کہ نومبر میں سارے سال کا چندہ وصول ہو جائے گا۔ ان مشکلات کی وجہ سے کارکنوں کو تین تین ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں۔ سکول کے عیسائی اساتذہ کو مشن کے ساتھ کیا۔ ہمدردی ہو سکتی ہے۔ محض روپے کی خاطر ہماری زیر نگرانی ہمارا کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے رحم سے ہمارے حالات درست فرمائے۔ اور ہر قسم کی مشکلات دور کر کے اسلام کو اس تاریک حصہ دنیا میں پھیلائے۔

گورنمنٹ کی مالی مشکلات

گورنمنٹ کی آمد کا بیشتر حصہ کوکو کی فروختگی پر منحصر ہے۔ یہاں سے جو کوکو یورپ اور امریکہ جاتا ہے۔ گورنمنٹ اس پر محصول وصول کرتی ہے۔ کوکو کی قیمت گرنے سے گورنمنٹ کی مالی حالت بھی خراب ہو گئی ہے۔ جس سے سکولوں کی گرانٹ پر اثر پڑنے کا سخت خدشہ ہے۔ گورنمنٹ نے ایک کمیشن اس غرض کے لئے مقرر کیا ہے۔ کہ صیغہ تعلیم کے اخراجات کم کرنے کے ذرائع معلوم کرے

چندہ کی وصولی کیلئے خاص کوشش

ان حالات کو دیکھتے ہوئے۔ ہم نے چندہ کی باقاعدہ وصولی کے لئے خاص طور پر کوشش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بقایا جات اور سالانہ چندہ کے لئے خوبصورت کارڈ چھپوائے گئے ہیں ہر ایک احمدی کا بقایا اس کے کارڈ پر درج کر کے اس کے علاقہ کے امیر کے پاس بھیج دیا ہے۔ تاکہ ہر ایک امیر ہر احمدی سے بقایا کی وصولی کا مطالبہ کرتا رہے۔ اور چندہ وصول ہونے پر ہر ایک شخص کو اس کا کارڈ دے دے۔ ہمارے تمام امراء ان پڑھ ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر ہندسوں کی شناخت کر سکتے ہیں۔ ان کارڈوں کے متعلق کسی لمبے چوڑے حساب کی ضرورت نہیں امیر کا صرف اتنا کام ہے۔ کہ روپیہ وصول کر کے کارڈ تقسیم کر دے۔ اور جب مرکزی سکرٹری دورہ پر جائے تو کل رقم ادا کر کے رسید حاصل کر لے۔

چندوں کی وصولی میں خاص طور پر یہ دقت پیش آتی ہے کہ ہمارے احباب سب کے سب کاشتکار ہیں۔ اور کوکو کی کاشت کے لئے ہر ایک علاقہ موزوں نہیں۔ اگر ایک احمدی نے کوکو کی کاشت کے لئے اپنے گاؤں سے تیس میل دور زمین حاصل کی ہے۔ تو دوسرے نے ۱۵ میل دور۔ اور تمام کے تمام احمدی کسی وقت بھی اپنے گاؤں میں جمع نہیں ہوتے البتہ مختلف اوقات میں اپنے گاؤں میں آتے جاتے ہیں۔ اس وجہ سے سکرٹری صاحبان کسی صورت میں بھی تمام احمدیوں سے نہیں مل سکتے۔ اور نہ ہی ان سے چندہ وصول کر سکتے ہیں۔ ان حالات میں صرف مقامی امراء ہی وصول کر سکتے ہیں۔

روزانہ عشاء کے بعد درس قرآن مجید دیتا ہوں۔

ایام زیر رپورٹ میں ۲۳ اصحاب سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔

خاکسار

نذیر احمد مبلغ اسلام سالٹ پانڈ

مذہبی مناظرات میں جماعت احمدیہ کی پوزیشن

یہ وقت مسلمانان ہند کے لئے بالخصوص ایسا نازک ہے۔ کہ دردمندان ملت اس حرکت کو جو باہمی انتشار میں معمولی سے معمولی اضافہ کا بھی موجب ہو۔ بہ نظر استحسان نہیں دیکھ سکتے۔ اور واقعی قومی مفاد کا اقتضاء یہی ہے۔ کہ افتراق کی آگ کو ہوا دینے والی حرکات سے ہر فرد قوم اجتناب کرے۔ اور ہم ایسی باتوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ ان لوگوں کی طرف سے جو اپنے آپکو امت محمدیہ کا پاسبان اور نگہبان قرار دیتے ہیں۔ اور جن کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف اسلام کی حفاظت کے لئے ہی زندہ ہیں۔ ایسے نازک وقت میں ایسی غیر ذمہ وارانہ حرکات ہو رہی ہیں جنھیں کسی صورت میں بھی ہمدردی ملک اور خیر خواہی قوم پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی ایسے لوگ آئے دن خواہ مخواہ ہمیں مناظروں اور مباحثوں کے چیلنج دیتے رہتے ہیں

مناظرہ و مباحثہ اگر تحقیق حق کے لئے کیا جائے۔ تو بے شک مفید ہو سکتا ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے ملک کی ذہنیت کچھ اس طرح کی واقع ہوئی ہے۔ کہ مناظروں میں شناخت حق اور تلاش ہدایت کی خواہش کے بجائے ضد اور تعصب سے کام لے کر ہمیشہ دوسروں کو نیچا دکھانے اور اپنی فضیلت و علمیت کا سکہ بٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے ان حالات میں عام طور پر مناظرے بجائے کسی فائدہ کے نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنی جماعت کو خواہ مخواہ مناظروں اور مباحثوں میں الجھنے سے منع فرمایا ہے اور تاریخ احمدیت و سلسلہ احمدیہ کی چالیس سالہ زندگی اسپر گواہ ہے۔ کہ ہم نے اس اصل کو مد نظر رکھا ہے۔ اور کسی کو چیلنج دینے میں پیش قدمی نہیں کی۔ پس ہم جو مباحثات کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کی طرف سے چیلنج دینے پر کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر اس قسم کے چیلنج منظور نہ کئے جائیں۔ تو ہمارے خلاف یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہم اپنے عقائد کی صداقت ثابت کرنے کے قابل نہیں۔ اور اس طرح عام لوگوں کو ہمارے متعلق غلط فہمی میں ڈالا جاتا ہے۔ جیسا کہ حال میں شباب المسلمین نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہمیں چیلنج دے دیا تھا۔

پس چونکہ چیلنج اور دعوت مقابلہ کے جواب میں خاموش رہنا ایمانی غیرت کے خلاف ہے۔ اور اس سے قبول حق کے رستہ میں سخت روکیں پیدا ہوتی ہیں پھر ایسی خاموشی جماعت کے وقار کے لئے بھی نقصان رساں ہے۔ اسلئے ہم مجبوراً اس میدان میں اترتے ہیں۔ ہماری طرف سے اس بارہ میں سبقت نہیں ہوتی۔ اور ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی یہی مشورہ دیں گے۔ کہ وہ حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے۔ قومی قوت اور جوش عمل کو بے فائدہ ہنگامہ خیزیوں میں ضائع نہ کریں ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۴۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ جون ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

روحانی سلسلوں میں منافقین کا وجود

مولوی محمد علی صاحب کا ایک عجیب فقرہ

مولوی محمد علی صاحب کے جس خطبہ جمعہ کا گزشتہ پرچہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں انہوں نے ایک عجیب بات یہ بیان کی ہے کہ وہ سلسلے جن کی بنیاد روحانیت پر ہوتی ہے۔ ان میں منافقین پیدا نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"منافق انسان اس وقت بنتا ہے۔ جب اس کو اوپر سے حکومت کا خوف ہو۔ کہ وہ کھلم کھلا مخالفت کرے گا۔ تو پکڑا جائیگا لیکن ان جماعتوں میں جن کا تعلق روحانیت پر ہے۔ کسی کو منافق بنا کر ساتھ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کوئی شخص کام کو اچھا نہیں سمجھتا تو جس وقت چاہے۔ الگ ہو سکتا ہے"۔

"اگرچہ کسی کو منافق بنا کر ساتھ کرنے کی کیا ضرورت ہے" کا عجیب و غریب فقرہ بالکل بے معنی معلوم ہوتا ہے۔ اور خاص کر اس صورت میں اس کا مفہوم اور بھی زیادہ ناقابل فہم ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے ایک سیکنڈ ہی قبل جناب مولوی صاحب یہ ارشاد فرما چکے ہیں:-

"کتنی مرتبہ لوگوں کو منافق قرار دے کر ان کو قادیان سے خارج کیا گیا ہے۔ مگر سال دو سال کے بعد وہ پھر پیدا ہو جاتے ہیں"۔

فقرہ کا مطلب

جبکہ کتنی مرتبہ منافقوں کو جماعت سے نہیں۔ بلکہ بقول مولوی صاحب قادیان سے خارج کیا گیا ہے۔ اور جبکہ سال دو سال کے بعد وہ خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ انہیں بنایا نہیں جاتا۔ تو پھر یہ کہنے کا کیا مطلب۔ کہ "کسی کو منافق بنا کر ساتھ کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ تاہم سیاق و سباق کو مدنظر رکھتے ہوئے جو مطلب سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک کوئی شخص منافق اس وقت بنتا ہے جب اوپر سے حکومت کا خوف ہو لیکن جہاں صرف روحانیت کا تعلق ہو۔ وہاں کوئی منافق نہیں بنتا۔ جماعت احمدیہ قادیان چونکہ بعض لوگوں کو منافق قرار دے کر ان سے قطع تعلق کر چکی ہے۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ اس کی بنیاد روحانیت پر نہیں۔ کیونکہ اگر روحانیت پر بنیاد ہوتی۔ تو اس میں کوئی منافق نہ پیدا ہوتا۔

مولوی صاحب کے اس بیان کو ہم قرآن کریم کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھنا چاہتے ہیں تا معلوم ہو کہ یہ کہاں تک درست اور صحیح ہے۔

ہر نبی کے زمانہ میں منافقین

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر منافقین کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ بات قرآن مجید اور احادیث سے ثابت شدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی منافقین موجود تھے اور اس وقت موجود تھے جب نہ صرف مسلمان بلکہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنوں کی طرف سے سخت تکالیف اور مظالم کا نشانہ بنائے جا رہے تھے۔ اور ہر نبی کے زمانہ میں ایسے لوگ پائے جاتے رہے۔ جو بظاہر مومنین میں شامل تھے۔ مگر درپردہ مخالفین کا ہاتھ بٹاتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت بھی منافقین تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت بھی منافقین پائے گئے۔ حتیٰ کہ دشمنوں کے ہاتھوں انہیں گرفتار کرانے والا وہی شخص تھا۔ جو اپنے آپ کو منافقانہ طور پر حضرت مسیح کا سب سے بڑا مقرب اور مخلص قرار دیتا تھا۔ یعنی یہودا اسکریوطی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت بھی منافق موجود تھے۔ جن کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

منافقین کو خارج نہ کرنا

پس ہمیں، تو قرآن اور احادیث اور دیگر مذاہب کی الہامی کتب سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر روحانی سلسلہ میں منافقین پائے گئے۔ البتہ وہ لوگ جنہیں کبھی "کسی کو منافق قرار دے کر خارج کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی" وہ وہی ہوتے ہیں جنہیں روحانیت سے تعلق نہیں ہوتا۔ انہیں ضرورت پیش نہ آنے کی وجہ یہ نہیں ہوتی۔ کہ وہ روحانیت کے اعلیٰ درجہ پر پہنچے ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ ہوتی ہے۔ کہ چونکہ وہ سب کے سب ایک ہی رنگ میں رنگے ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں اپنا گند نظر نہیں آتا۔ ایک سفید کپڑے پر تو معمولی سا سیاہ دھبہ بھی نمایاں ہو جاتا ہے۔ اور فوراً اسے مٹا دینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مگر وہ کپڑا جو پہلے ہی غلاظت سے لتھڑا ہوا ہو۔ یا جس پر سیاہی پھری ہوئی ہو اس پر ناپاکی کا چھینٹا یا سیاہ داغ کہاں نظر آ سکتا ہے۔ اور اسے صاف کرنے کا خیال کیونکر پیدا ہو سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی مثال ایک سفید اور بے داغ کپڑے کی سی ہے جس پر اگر کوئی ذرا سا داغ بھی پڑ جاتا ہے تو فوراً اسے صاف کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور اسے صاف کر دیا جاتا ہے۔ مگر غیر مبائعین کی حالت اس چیتھڑے کی سی ہے۔ جو غلاظت اور ناپاکی سے لت پت ہو چکا ہو۔ انہیں اگر کوئی روحانی لحاظ سے داغ اور دھبہ نظر نہیں آتا۔ تو وہ معذور ہیں۔ ان کا کاروبار چونکہ محض دنیاوی ہے۔ اس لئے ان لوگوں کو تو وہ خود اپنے حلقہ سے باہر نکال دیتے ہیں جنہیں اپنی دنیوی اغراض کے لحاظ سے غیر مفید یا مضر سمجھتے ہیں۔ اور ان پر طرح طرح کے الزام لگانے سے اور بد سے بدتر القاب کے مصداق قرار دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ لیکن روحانیت کا ان میں چونکہ نام و نشان نہیں۔ اس لئے وہ یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں کہ "لاہور والوں کو کبھی کسی کو منافق قرار دے کر خارج کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی"۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ کسی کو منافق قرار دے کر خارج کرنا تو الگ رہا۔ جو لوگ اس جرم کی وجہ سے جماعت احمدیہ سے نکالے جاتے ہیں۔ وہ ہمارے ہاں خاص اعزاز اور درجہ پا لیتے ہیں جن لوگوں کی روحانی حالت کا یہ نقشہ ہو۔ کہ وہ نہ صرف اپنے اندر کسی کی منافقت نہ محسوس کر سکیں۔ بلکہ باہر کے منافقوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر سر آنکھوں پر بٹھائیں۔ انہیں کیا حق ہے۔ کہ کسی اور کی روحانیت پر اعتراض کریں۔

جماعت احمدیہ اور منافقین

ہماری جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نیکی اور تقوےٰ میں وہ بلند تر درجہ رکھتی ہے۔ جس کی نظیر موجودہ زمانہ میں کہیں نہیں مل سکتی۔ اور اپنے مقدس امام کی راہ نمائی میں روحانیت کے وہ مدارج حاصل کر رہی ہے۔ جو کسی اور کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتے۔ مگر باوجود اس کے جس طرح دوسرے انبیاء اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں منافقین تھے۔ اسی طرح ہمیں بھی ان سے سابقہ پڑتا ہے۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس سے سلسلہ پر حرف آ سکے۔

قرآن مجید میں منافقین کا ذکر

قرآن مجید بتاتا ہے۔ کہ منافقین ہمیشہ الٰہی سلسلوں میں پائے گئے۔ چنانچہ آتا ہے۔ اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله - والله يشهد ان المنافقين لكٰذبون ۶۳/۲ - منافقین جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے۔ تو آ کر مخلصانہ انداز میں کہتے۔ ہم آپ کو خدا کا رسول یقین کرتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ یہ تو بالکل سچ ہے۔ کہ تو میرا رسول ہے۔ مگر یہ جو کچھ کہتے ہیں وہ جھوٹ ہے۔ آگے فرماتا ہے: هم العدو فاحذرهم یہ تمہارے خطرناک دشمن ہیں۔ ان سے ہر وقت چوکس رہو۔

اب بتایا جائے۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت کو یہ فرمایا۔ کہ منافق تمہارے دشمن ہیں۔ ان کا خیال رکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو کیا قرآن کے اس حکم کی تعمیل کے سوا آپ نے کچھ اور کیا۔ اگر دشمنی اور عداوت نہ ہو۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ایسا حکم آپ نے قرآن مجید کے عین مطابق دیا۔

ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔ فما لکم فی المنافقین فئتین واللہ ارکسھم بما کسبوا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ منافقین کے متعلق تم میں دو گروہ ہو گئے۔ حالانکہ خدا نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں ذلیل و رسوا کر دیا۔

اس جگہ بھی خدا تعالےٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ ودّوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواءً فلا تتخذوا منھم اولیاء۔ ۴/۸ منافق چاہتے ہیں۔ کہ تمہارا قدم جادۂ ہدایت سے منحرف کر کے گمراہی کی طرف لے جائیں۔ تم ان کی چالوں میں مت آنا۔ اس کا طریق یہ ہے۔ کہ فلا تتخذوا منھم اولیاء۔ منافقوں کو کبھی اپنا دوست نہ بناؤ۔

ایک اور جگہ منافقوں کا ذکر بایں الفاظ فرمایا :۔ (ان) المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعھم واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ۔ یراءون الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا۔ مذبذبین بین ذالک لا الیٰ ھٰؤلاء ولا الیٰ ھٰؤلاء۔ ۴/۱۴۳ منافق اپنے دورخے رویہ سے خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس فریب میں وہ خود گرفتار ہو چکے۔ نمازوں کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو سستی سے اور محض لوگوں کے دکھاوے کے لئے یعنا ئدین تحت تذبذب لٹکتے ہیں نہ دین کے کام کے ہیں۔ نہ دنیا کے۔ ایسے لوگ بالکل گمراہ ہیں۔

جنگ احزاب کے موقع پر جب دشمن چاروں طرف خیمہ زن ہو گیا تو یقول المنافقون والذین فی قلوبھم مرض ما وعدنا اللہ ورسولہٗ الا غرورا۔ ۳۳/۱۳ منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے۔ کہ خدا اور رسول نے ہم سے جو بھی وعدے کئے۔ وہ غلط نکلے۔ ان میں سے کوئی بھی پورا نہ ہوا۔

رسول کریمؐ کے زمانہ میں منافقین

قرآن مجید کی ان آیات سے صاف ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں منافقین موجود تھے۔ وہ مسلمان کہلاتے۔ لیکن مسلمانوں کے خلاف شرارتیں کرتے اور نقصان پہنچاتے اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں منافق موجود تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل اور بروز تھے۔ آپ کے وقت بھی ضروری تھا کہ منافق ہوں۔ اگر منافقین کا وجود الٰہی سلسلوں میں نہیں ہوتا۔ تو عبد اللہ بن ابی بن سلول کون تھا۔ مسجد ضرار کن لوگوں نے بنائی قصہ افک کے ملزم کس گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہوداہ اسکریوطی کیا درجہ رکھتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پہاڑ پر گئے۔ تو باوجود حضرت ہارونؑ کے سمجھانے کے سامری کی باتوں پر چلنے والے کون لوگ تھے۔ اگر یہ تمام منافقین ہی تھے۔ اور جیسا کہ یقیناً ثابت ہے۔ یہ منافق ہی تھے۔ تو پھر سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایسے لوگوں کی وجہ سے اعتراض کرنا کیونکر حق بجانب ہو سکتا ہے

ہر نبی کے زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب کو منافقین کا اعتراف

تعجب ہے کہ آج مولوی محمد علی صاحب روحانی سلسلوں میں منافقین کے پیدا ہونے کا انکار کر رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ سے ایسے لوگوں کا اخراج قابل اعتراض قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ پہلے وہ خود تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ ہر نبی اور مامور کے زمانہ میں منافقین پیدا ہوتے رہے ہیں اور انہیں خشک ٹہنی کی طرح کاٹ کر سلسلہ سے الگ کر دیا جاتا تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں :۔

"جب کبھی اللہ تعالےٰ دنیا کی اصلاح کے لئے کسی نبی کو مامور فرما کر بھیجتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے مخلص مومنین کی ایک جماعت کو اکٹھا کرتا ہے۔ تو ساتھ ہی بعض ایسے لوگ بھی خدائی جماعتوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جن کے ایمان کچے اور دل کمزور ہوتے ہیں۔ پھر یا تو یہ لوگ مامور سے تعلق پیدا کر کے اپنے ایمان کو مضبوط کر لیتے ہیں۔ اور یا اگر انہوں نے مامور سے سچا تعلق پیدا نہیں کیا۔ تو اس شاخ کی مانند جو تنہ کے ذریعہ جڑھ سے غذا حاصل نہیں کرتی۔ آہستہ آہستہ خشک ہو کر کاٹ دیئے جاتے ہیں"!

منافقین کا وجود مصلحت الٰہی کے ماتحت

یہی نہیں۔ بلکہ منافقین کا پیدا ہونا مصلحت الٰہی کے تحت قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو بہت زیادہ ایمانی ترقیاں حاصل کرتے ہیں۔ اور روحانیت کے اعلےٰ مراتب طے کرتے ہیں بعض ان سے کم۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو ایمان لا کر پھر مرتد یا منافق بن جاتے ہیں۔ اور اس میں ایک یہ مصلحت الٰہی بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جیسا مامور من اللہ کے ہزارہا دشمن بیرونی طور پر ہوتے ہیں۔ جو اس کو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ ایسا ہی اللہ تعالےٰ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ اندرونی طور پر بھی جو لوگ چاہیں اس سے کھلم کھلا یا چھپکر دشمنی کریں۔ اور جتنی کوشش وہ اس کے نیست و نابود کرنے کے لئے کر سکتے ہیں۔ کر لیں۔ تا آخر میں ان تمام بیرونی اور اندرونی دشمنوں کو ناکام اور نامراد کر کے اور مامور من اللہ کو ان سب پر غالب کر کے اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کا ہاتھ مامور من اللہ کی تائید میں کام کرتا ہوا دکھا دے" (ریویو جلد ۵ صفحہ ۲۶۸)

جس شخص کے قلم سے یہ الفاظ نکل چکے ہیں۔ اسی کے مونہہ سے آج یہ نکلنا۔ کہ جن جماعتوں کا روحانیت سے تعلق ہوتا ہے ان میں منافقین پیدا نہیں ہو سکتے۔ منافق انسان اس وقت بنتا ہے جب اوپر سے حکومت کا خوف ہو۔ حیرت انگیز انقلاب کا ثبوت نہیں۔ تو پھر کیا ہے؟

بنگال میں ہولناک قحط

باوجود اس کے کہ آج کل غلہ غیر معمولی طور پر ارزاں ہے، بنگال نہایت ہی خطرناک قحط میں مبتلا ہے۔ اور اس وقت تک پے در پے اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں کہ بھوک سے تنگ آ کر کئی عورتوں نے اپنے بچے ہلاک کر دیئے۔ اور خودکشی کر کے ہلاک ہو گئیں۔ کئی مرد فاقہ کشی کی تاب نہ لا کر اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چونکہ بنگال میں آبادی کی کثرت مسلمانوں کی ہے۔ اور ان میں بہت زیادہ لوگ ایسے ہیں۔ جن کی مالی حالت پہلے سے ہی بہت کمزور چلی آتی ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا۔ کہ قحط کے سب سے زیادہ شکار مسلمان ہی ہو رہے ہونگے جہاں ہم حکومت کو ان کی حفاظت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ قحط زدہ لوگوں کے قوت لایموت کا انتظام کرے۔ وہاں خود مسلمانوں سے بھی کہتے ہیں۔ کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی خبر لیں۔ اور انہیں موت بلکہ حرام موت سے بچائیں

کانگرس اور تشدد

کانگرس نے کئی ایک نوجوانوں کی زندگیاں جس بیدردی سے تباہ کی ہیں۔ اس کی ایک مثال ملتان کے بم کیس کے ایک ملزم واسدیو کے حسب ذیل بیان میں ملتی ہے۔ ملزم نے مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا :۔

"میں نے کانگرس کے لیکچروں سے متاثر ہو کر پولیس چوکی پر بم پھینکا تھا۔ میں نوجوان ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ آئندہ کبھی پولیٹیکل تحریک میں کوئی حصہ نہ لوں گا۔ اب توبہ کرتا ہوں۔ مجھے معاف کیا جائے" (ملاپ ۱۹ جون)

یہ اس کانگرس کا ذکر ہے۔ جس کے کرتا دھرتا عدم تشدد کے نام لیوا گاندھی جی ہیں۔ اور جس کا سب سے بڑا اصل عدم تشدد بیان کیا جاتا ہے۔ کیا اس بیان سے ثابت نہیں۔ کہ ملک میں تشدد اور خونریزی کے جو واقعات ہو رہے ہیں۔ ان میں بہت بڑا دخل کانگرس کا ہے۔ کانگرس کے زیر اہتمام نہ صرف اس قسم کے لیکچر دیئے جاتے ہیں جو ناعاقبت اندیش نوجوانوں سے تشدد کا ارتکاب کراتے ہیں بلکہ تشدد کر کے سزا پانے والوں کی تعریف و توصیف کر کے ان کے افعال کی داد دی جاتی ہے۔

چونکہ نوجوانوں میں دور اندیشی کے مقابلہ میں جوش زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں سے بعض نفع و نقصان سوچے بغیر دوسروں کے اشتعال دلانے پر ناروا افعال کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے ایسے افعال کی ذمہ داری اشتعال دلانے والوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبّ اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے کہ اس سے۔ بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی نورالدین صاحب مرحوم طبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گودبھری بے مثل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گودبھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر عہ تولہ اور نصف منگوانے پر

صرف محصول ڈاک معاف

مقوّی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت ۱۲ آنے

سُرمہ نورالعین

اس کے اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ آنکھوں کے امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے خارش۔ جالا۔ ناخونہ۔ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیے ادھر پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرست کرنا۔ اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اسی پر ختم ہے قیمت فی شیشی ۱عہ

المشتہر ان:۔ نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

موت کی گرم بازاری

اور امراض دق و سل کی تباہ کاریوں کے سیلاب کو دیکھ کر جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب پی۔ ایم۔ ایس نے ان لا علاج امراض کا پوری تحقیق و تفتیش کے بعد علاج دریافت کر لیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ دنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ پیدا کی گئی ہو۔ آپ نے متعدد عربی فارسی انگریزی کی طبی کتب سے ان امراض کے متعلق جو کچھ حاصل کیا ہے اسکو البیان الکامل فی تحقیق الدق و السل:۔ کی صورتیں اس طرح یکجا کر دیا ہے۔ کہ اس میں دق کی تعریف اور اس کے اسباب و علامتیں تشخیص کے طریقے اور علاج نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہیں۔ یہ کتب خانہ بلکہ کوئی گھر اس لاجواب کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیئے۔ قیمت فی جلد ۱ ملنے کا پتہ

شوکت تھانوی زرد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ

فروخت اراضی

میں اپنی چار گھماؤں اراضی جو کہ چاہ متصل قادیان وڈھائی واقع ہے رہن کرنا چاہتا ہوں۔ ایک ہزار روپیہ کے عوض رہن کر دوں گا۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ والسلام

چوہدری غلام حسن سفید پوش چک نمبر ۱۰۵ علی آباد جھنگ برانچ ڈاکخانہ فرید آباد ضلع لائل پور ۲ ۶/۳۱

وصیتیں

نمبر ۳۴۳۲:۔ میں احمد دین ولد سکندر دین ذات شیخ ساکن لنگرانی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد بائیس ۲۲ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ احمد دین موصی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ فضل احمد۔ اے۔ ڈی۔ آئی کھاریاں

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ کلرک قلعہ فیروزپور

نمبر ۳۴۳۷:۔ میں صدرالدین ولد پھلو ساکن لنگرانی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجود جائداد حسب ذیل ہے۔ قریباً اکیس کنال اراضی واقع موضع لنگرانی ضلع گجرات مذکور۔ العبد۔ بقلم خود صدرالدین موصی۔ گواہ شد: فضل احمد اے۔ ڈی آئی کھاریاں۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ کلرک قلعہ میگزین فیروزپور۔

نمبر ۳۴۵۵:۔ میں مسماۃ عائشہ بی بی اہلیہ عبداللہ مدرس سکنہ بھیرہ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۴/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مہر مبلغ دو صد روپیہ ہے جو بصورت زیور مجھے وصول ہو چکا ہے۔ میری صرف یہی جائداد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ عائشہ بی بی بدستخط خود۔ گواہ شد۔ نشان انگوٹھہ مستری گوہر الدین والد موصیہ۔ گواہ شد۔ عبداللہ داد دری بقلم خود

نمبر ۳۴۳۱:۔ میں محمود خاں ولد میاں غلام یسین قوم گجر ساکن جوڑہ جلالپور ڈاکخانہ تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۴/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد (اراضی و مکان) اس وقت جاگیر کوئی نہیں ہے۔ بلکہ مشترکہ ہے۔ جس سے مجھے کوئی آمد نہیں ہوتی اس وقت میرا گذارہ ماہوار تنخواہ مبلغ -/۵۵ روپے پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ ور تقسیم جائداد (اراضی و مکان) مذکورہ بالا پر جو حصہ میں آئے گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی جائداد سے منہا کر دیا جائے گا

العبد:۔ محمود خاں ولد غلام یسین صاحب ساکن حال چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ علی محمد مسلم ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول کوٹ چندارام ضلع منٹگمری۔

گواہ شد:۔ رحمت خاں برادر موصی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

— مغل پورہ کالج کے قضیہ کے متعلق ۲۰ جون کو لاہور میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں تحقیقاتی کمیٹی پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ پرنسپل کو علیحدہ کیا جائے۔ اور مغل پورہ کالج کمیٹی لاہور کا نامزد کردہ نمائندہ کمیٹی میں شامل کیا جائے۔

— محکمہ ریلوے نے کراچی بھیجے جانے والے آٹا اور غلہ کے کرایہ میں تخفیف کر دی ہے۔ بشرطیکہ فاصلہ چھ سو میل سے زائد ہو۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اضلاع ملتان۔ بہاولپور وغیرہ کے زمیندار اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ اس پابندی کو دور کر دینا چاہئیے۔ نیز دوسری بندرگاہوں کے متعلق بھی یہ رعایت ہونی چاہئیے

— جدید مقدمہ سازش لاہور کے سلطانی گواہ مدن گوپال نے ۱۰ جون کو ٹریبونل کے سامنے بیان کیا۔ کہ خفیہ پولیس کے افسر جیل میں آکر مجھے بیان پڑھاتے ہیں۔ اور اپنے بوٹ کے اندر سے نکال کر کچھ اقتباسات بھی عدالت میں پیش کئے۔

— ۲۱ جون ریلوے سٹیشن بادامی باغ پر اترنے والے ایک مسافر کے متعلق پولیس کو شبہ ہوا۔ اور سوٹ کیس کی تلاشی لینے پر ایک ریوالور اور دو صد کارتوس برآمد ہوئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس کا تعلق ڈاکوؤں کے گروہ سے ہے۔

— گورنمنٹ ہند نے تخفیف مصارف کے لئے غیر سرکاری ارکان کی چھ کمیٹیاں بنائی ہیں۔ جن کے ہر ایک رکن کو بیس روپے یومیہ الاؤنس اور اول درجہ کا سفر خرچ ملتا ہے۔ تعطیل کے دنوں میں گھر جانے کے مصارف بھی دئے جاتے ہیں۔ ان کے دفاتر کے مصارف علاوہ ہیں یہ کمیٹیاں وسط ستمبر تک کام کریں گی۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ تخفیف کے برابر نہیں۔ تو اس کے لگ بھگ ان پر خرچ ہو جائے گا۔

— لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند ۲۷ جون کو چیمسفورڈ کلب کے ڈنر میں تقریر کریں گے۔ اور توقع ہے۔ کہ ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق بھی اظہار رائے کریں گے۔

— ۲۰ جون کی شب کانپور میں کپڑے کی دوکان پر پستولوں سے مسلح تین انقلاب پسندوں نے حملہ کیا۔ اور خزانچی سے نقدی کا تھیلا چھین کر لے گئے۔ شور مچانے پر اسے گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا

— بنگال مسلم کانفرنس کا اجلاس ۱۱-۱۲ جولائی کو ڈھاکہ میں زیر صدارت ڈاکٹر سر محمد اقبال منعقد ہوگا۔

— جنوبی ہند کے ظالم ہندوؤں نے اچھوتوں کو انسانی حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ اور کئی طرح سے ان کی تذلیل کے درپے رہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ ۲۰ جون کو خوفناک فساد کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور ترچی تعلقہ کے ایک گاؤں میں شدید جنگ ہوئی۔ جس میں ایک درجن اشخاص مجروح ہوئے۔ پانچ کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ کاش ہندو سمجھیں۔ اور اپنے جیسے انسانوں کو بے جا تکالیف نہ دیں۔

— حکومت یو۔پی نے مالیہ میں مزید معافی کا اعلان کیا ہے۔ جس کی شرح مختلف رقبہ جات کے لئے مختلف ہے۔

— انڈین سینڈہرسٹ کمیٹی کی تحقیقات ختم ہو گئی ہیں۔ اب وہ رپورٹ تیار کرے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ کالج ۱۹۳۲ء کے موسم خزاں میں ڈیرہ دون یا ستارہ میں کھولا جائے گا۔

— سہرام پور میں ایک مستری نے بیکاری سے تنگ آکر خودکشی کر لی۔ اور مرنے سے قبل پولیس کو بیان دیا۔ کہ مالی حالت کی خرابی سے میں نے ایسا کیا۔ اسی طرح چند روز ہوئے کانگڑہ ویلی ریلوے کے ایک تخفیف شدہ گارڈ نے ایک درخت سے لٹک کر خودکشی کر لی۔ جس کی شادی ہوئے دو ماہ ہی ہوئے تھے۔ بنگال سے اس قسم کی بہت سی خبریں آ چکی ہیں۔ ہندوستان کا افلاس اور بیکاری عبرتناک ہے۔

— ۱۹ جون کی شب پولیس نے شمالی کلکتہ میں ایک مکان پر چھاپہ مار کر گیارہ ریوالور اور بہت سے کارتوس برآمد کئے۔ ایک شخص گرفتار ہوا۔

— حال میں جرمنی کے وزیر خارجہ اور چانسلر لندن آئے تھے۔ امید ہے ملاقات بازدید کے لئے وزیر اعظم انگلستان ۱۷ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز برلن جائیں گے

— معلوم ہوا ہے گاندھی جی نے لندن جانے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ آپ لنگوٹی میں ہی ملک معظم سے ملاقات کر کے اپنی تہذیب و شائستگی کا مظاہرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

— چند روز ہوئے بوندی میں ایک ہجوم کو منتشر کرتے ہوئے پولیس نے گولی چلائی تھی۔ جس سے دو آدمی مر گئے۔ اس وجہ سے لوگوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اور بہت مشتعل ہو رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ مہاراجہ کو تخت سے اتار دیا جائے۔ دیوان کو برطرف کر دیا جائے اور بے ضابطگیوں کی تحقیقات کے لئے کمیٹی مقرر کی جائے۔

— چاندپور میں ایک شراب کی دوکان میں بم پھٹنے سے دو آدمی ہلاک ہوئے تھے۔ اس سلسلہ میں مقامی کانگرس کمیٹی کے سکرٹری ان کے اسسٹنٹ اور سات والنٹیر گرفتار کئے گئے ہیں۔

— بنارس کے ہندی اخبار آج کے اڈیٹر صاحب زیر دفعہ ۱۲۴ اگرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان پر باغیانہ مضمون کی اشاعت کے الزام میں مقدمہ چلے گا۔

— معلوم ہوا ہے۔ جگدیش چندر جو شالامار باغ میں پولیس کی گولی سے مارا گیا تھا۔ کے والد نے اس موت کے ذمہ وار افسروں کے خلاف دعویٰ دائر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

— پنجاب ہندو سبھا نے وائسرائے اور گورنر پنجاب کو تار دیا ہے کہ گول میز کانفرنس میں پنجاب کے ہندوؤں کے دو نمائندے اور لئے جائیں۔

— چک جھمرہ سے ایک مسافر گاڑی میں لائل پور آرہا تھا۔ کہ اس کی آنکھ ذرا جھپک گئی۔ اور آناً فاناً اس کی بندوق اڑ گئی۔

— کانپور میں کرفیو آرڈر میں مزید ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ البتہ رات کو ۹ کے بجائے گیارہ بجے تک باہر رہنے کی اجازت ہے۔

— حال میں لنکاشائر میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بالڈون نے کہا۔ ہندوستان کا مسئلہ آج ہماری سلطنت میں مشکل ترین مسئلہ ہے۔ جو اگر حل نہ ہوا۔ تو سلطنت برطانیہ کو تباہ کر دے گا۔ آج مشرق مغرب سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ انقلاب پذیر ہو گیا ہے۔

— ملتوی شدہ بھوپال کانفرنس ۲۲ جون کو شملہ میں منعقد ہوئی۔ مسلم کانفرنس کے نمائندوں نے محض مفاہمت کی غرض سے یہ تجویز پیش کی۔ کہ پانچ سال تک جداگانہ انتخاب رہے۔ اور بعد میں اس پر پھر غور کیا جا سکے۔ مگر نام نہاد قوم پرستوں نے۔ نہ تو اس تجویز کو منظور کیا۔ اور نہ ہی مخلوط انتخاب کے سوا کوئی اور صورت پیش کر سکے۔ اس لئے کانفرنس ناکام رہی۔

— مقدمہ سازش دہلی کے ملزموں نے وکلائے صفائی کے محنتانہ کو ۱۲۸ سے ۳۲ روپیہ کر دینے کی درخواست دے رکھی تھی۔ اسے حکومت نے نامنظور کر دیا ہے۔ چونکہ ملزمان حاضر عدالت نہیں ہوتے۔ اس لئے مقدمہ کی سماعت کے لئے آرڈی نینس کے نفاذ کی توقع ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ الہام ہے تو ایک شخص کے متعلق مگر اس میں جو حقیقت
ی گئی ہے وہ یہی ہے کہ جو چیز دیر سے ملتی ہے۔ وہ
بھی ہوتی ہے زراہِ دور آمدۂ کا منشا یہی ہے کہ خدا
س کو بہت دور سے بھیجا ہے اور وہ بہت دیرپا ہے۔ پس
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رسول کریم
علیہ وآلہ وسلم کا جو یہ دوسرا ظہور ہوا ہے۔ اس
جب

احمدیہ جماعت کو حکومت

س کا بڑا لمبا دور ہوگا اتنا لمبا۔ کہ ممکن ہے قیامت ہی
اور ممکن ہے اسی دور سے ایک دوسرا دور شروع ہو جائے
س وہ حکومت کا اتنا لمبا دور ہوگا کہ اس سے بڑھ کر لمبا
ور کسی حکومت کا نہ ہوگا۔
میں اللہ تعالیٰ سے

دُعا

ہوں کہ وہ ہمارے دشمنوں کو اس بات کی سمجھ عطا فرمائے
خدا کے شیروں کے مقابل کھڑا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔
توان کے دلی خیرخواہ ہیں۔ دنیا کی عزت تو گاندھی جی کو
ہے۔ ہم چاہتے ہیں انہیں دین کی بھی عزت مل جائے تا
خدا کے حضور
وہ گاندھی جیؒ ہو جائیں ابھی تو وہ دنیا کی نگاہ میں ہی گاندھی جی
۔ خدا کی نظر میں نہیں اور خدا کی نگاہ میں گاندھی جیؒ وہ صرف
ی صورت میں ہو سکتے ہیں جب کہ وہ کہیں۔

غلام احمدؑ کی جے

س صورت میں خدا بھی انہیں کہے گا کہ اس جے کہنے کے بدلہ
س تو بھی جی ہو جا۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں نصیحت
ہے کہ ہم سب کی بھلائی چاہیں۔ اس لئے ہم تو یہی چاہتے
یں۔ کہ اللہ تعالیٰ گاندھی جی کو اپنے حضور عزت دے۔ تا ایسا ہو
وہ روحانی لیڈر بھی بن جائیں۔ آخر خدا نے ہم سے لے کر
ہنیں کوئی رتبہ نہیں دینا۔ کہ ہمیں تشویش ہو بلکہ ہمارے ذریعہ
سے جب انہیں کوئی رتبہ حاصل ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں اور زیادہ
نعام دے گا۔ پس چونکہ ان کی روحانی ترقی ہمارے مدارج
و بڑھائے گی۔ کم نہیں کرے گی۔ اس لئے ہماری تو ان کی ہدایت
کے لئے دعا ہے مگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم پر اعتراض کئے جائیں۔ گاندھی جی ہوں یا کوئی اور۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں ہمیں ان کی
وئی پرواہ نہیں ہو سکتی۔
دیکھو
یل
وشش کر۔ شراب کے استعمال کو روکنے کے لئے

کانگریسیوں کو کس طرح پکٹنگ کرنا پڑا۔ کیا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بھی کبھی اس طرح کیا تھا۔ مگر یہاں کیا ہوتا ہے۔
ماریں کھائی جاتی ہیں۔ عورتیں نکلتی ہیں۔ ان پر الزام لگتے ہیں
مگر شراب پینے والے برابر شراب پئے جاتے ہیں ادھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک حکم دیتے ہیں اور شراب
کا پینا کلیتہً بند ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جس
قدر شراب پی جاتی تھی۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لوگ شراب پینے
اور اس پر علانیہ فخر کرتے۔ دن رات میں وہ آٹھ آٹھ دفعہ
پیتے اور بدمست رہتے۔ اسی حالت میں ایک دن مجلس میں
شراب پی جا رہی تھی لوگ بدمست ہو رہے تھے بعض بکواس کر
رہے اور کہہ رہے تھے اور لاؤ اور لاؤ ایسے وقت میں
گلی میں سے ایک شخص کی آواز آتی ہے۔ کہ آج محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

شراب پینا حرام ہے

یہ سن کر وہ بدمست لوگ شراب پینا بند کر دیتے ہیں۔ ایک
کہتا ہے جلدی دروازہ کھولو اور پوچھو یہ کیا کہہ رہا ہے۔ دوسرا
اٹھتا ہے اور لٹھ اٹھا کر شراب کے مٹکوں پر مارتا ہے اور انہیں
چور چور کر کے کہتا ہے۔ پہلے ان کا فیصلہ کر لیں۔ تو پھر پوچھیں گے
کہ کہنے والا کیا کہتا ہے۔ شراب بہ جاتی ہے اور پھر وہ دروازہ
کھولتا ہے اور پوچھتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کیا حکم دیا ہے۔ جب کہا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے

شراب کی بندش کا حکم

دیا ہے۔ تو کہتے ہیں ہم نے پہلے ہی مٹکے توڑ دئے ہیں۔ اور
اب کوئی شراب کے قریب بھی نہ جائے گا۔ گویا رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا حکم سن کر معًا ان بدمستوں کا نشہ کافور ہو
جاتا ہے۔ اور ایک ہی آواز کا یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ اپنے مٹکوں
کو توڑ دیتے اور شراب مدینہ کی گلیوں میں بہا دیتے ہیں اور
اس قدر شراب بہتی ہے کہ لکھا ہے مدینہ کی گلیوں میں اس دن
یوں شراب بہی جس طرح موسلادھار مینہ کا پانی گلیوں میں بہتا ہے
یہ وہ نمونہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
قوت قدسیہ کا ہے اس کے مقابل میں

گاندھی جی کا نمونہ

کیا ہے۔ وہ اب تک ملک سے شراب کو نہیں مٹا سکے۔ اس
سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کتنی عظیم الشان

قوت قدسیہ

کا مالک تھا وہ انسان جسے خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے

لئے بھیجا۔ اور جس کے ذریعہ دنیا میں اسلام قائم ہوا۔
مگر عطاء اللہ شاہ مسلمان کہلاتا ہوا گاندھی جی کی
تعریف کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک
کرتا ہے۔ کیوں ایسے گلے بند نہیں ہو جاتے جن سے ایسی
ایسی باتیں نکلتی ہیں اور کہاں ہیں ان کی آنکھیں جو اس

عظیم الشان اعجاز

کو دیکھیں۔ کہ شراب سے بدمست لوگ ایک جگہ جمع ہیں۔
منادی کی آواز پر ایک دروازہ کھولنے دوڑتا ہے۔ کہ معلوم
کرے۔ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ مگر دوسرا کہتا ہے کہ پہلے ان مٹکوں
کو توڑو اور پھر پوچھو۔ کہ وہ کیا کہہ رہا ہے کجا یہ اثر۔ اور کجا
یہ کہ پکٹنگ ہو رہی ہے۔ شرابیوں کی منتیں کر رہے ہیں۔
لوگوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر شراب خانوں سے علیحدہ کر رہے
ہیں۔ جہاں بس چلے وہاں مارتے ہیں عورتوں کی بے حرمتی
ہو رہی ہے۔ جوتیاں چلتی ہیں۔ مگر شرابی ہیں کہ شراب پئے
جا رہے ہیں۔

عرب کی تاریخ

پر غور کر کے دیکھ لو۔ اور عیسائیوں سے گواہی لے لو۔ معلوم
ہو جائے گا۔ کہ عرب میں جس قدر شراب پینے کا رواج
تھا۔ اس کا سواں حصہ بھی ہندوستان میں نہیں۔ مگر محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک لفظ اور آپ کا ایک اشارہ وہ
کام کر جاتا ہے جو آج دنیا کی

متحدہ جد و جہد

بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے مقابلہ میں گاندھی جی کی قوت قدسیہ کا تو ذکر ہی
کیا نعوذ باللہ۔ جب

گاندھی ارون معاہدہ

ہوا تو نوجوانوں نے شروع شروع میں کہہ دیا۔ کہ ہم اس
بارے میں گاندھی جی کی بات نہیں مانتے۔ مگر محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بالمقابل طاقتوں سے وہ وہ معاہدات
کئے۔ کہ لوگوں کے دل ٹکڑے ہوتے تھے۔ لیکن جب آپ
فرماتے کہ یہ میرا حکم ہے۔ تو معًا تمام جوش دب جاتے اور کچھ
بھی فتنہ پیدا نہ ہوتا۔

حدیبیہ کے مقام پر

مسلمانوں کے دل اس وقت ٹکڑے ہو رہے تھے۔ جب کہ
انہیں حج سے روکا گیا تھا۔ اور ان کی تلواریں میانوں سے
باہر نکل رہی تھیں اور وہ چاہتے تھے کہ اگر انہیں ذرہ بھی
اشارہ ہو جائے تو مکہ کے دشمنوں کو کاٹ کر رکھ دیں اور
بزور حج کر لیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی
جگہ حج کی قربانی کرتے اور حجامت بنوا لیتے ہیں۔ یہ دیکھتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی تمام لوگ اس طرح قربانیاں کرنے کے لئے دوڑتے اور جی اتنیں بنو اسے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے نہ انہیں اپنی نزاستوں کا خیال رہا نہ شرمندگی کا دل میں کچھ احساس رہا۔ سب باتیں دور ہو گئیں اور صرف ایک ہی مقصد ان کے سامنے رہ گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقلید میں قربانیاں کرو اور سر منڈاؤ۔

پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو قوت قدسیہ تھی۔ اور آپ کے شاگردانِ خاص کو جو اللہ تعالیٰ نے شان عطا فرمائی وہ نرالی رنگ کی ہے۔ اگر آج ہندوستان کو حکومت مل جائے۔ تو گاندھی جی کا کیا کام رہ جائے مگر

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام

ابد تک زندہ رہنے والا ہے اور ہمیشہ آپ کی غلامی کا دم بھرنے والے لوگ موجود رہیں گے۔ پس گاندھی جی کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل میں ذکر کرنا نہایت ناسمجھی کی بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی کے اندر ذرہ بھر بھی شرافت ہوگی اور وہ اس بات پر غور کرے گا۔ جو میں نے بیان کی تو وہ یقیناً اپنے دل میں اس بات پر شرمندگی محسوس کرے گا۔

جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات
ہر احمدی تہجد پڑھے

تہجد پڑھنے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ گزشتہ دو خطبات جمعہ میں جو ارشاد فرما چکے ہیں۔ وہ احباب پڑھ چکے ہوں گے۔ اس کی تعمیل میں ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ سوائے معذوری کے ضرور جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب تہجد پڑھے۔ اور خدا تعالیٰ سے حضور اسلام کی اشاعت احمدیت کی ترقی اور کامیابی۔ مشکلات پر غلبہ پانے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کرے۔

اس بات کا اعلان ہر جگہ کی احمدیہ انجمنوں میں کر دینا چاہئے اور ہر احمدی کو اس سے واقف کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تحریک کرنی چاہئے۔

انجمن شاہ مسکین کا جلسہ

۴ جولائی ۱۹۳۱ء کو ہماری انجمن کا جلسہ ہے اردگرد کے احمدی احباب ضرور شامل ہوں۔

خاکسار:- ولایت شاہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ شاہ مسکین

مراسلات

مکتوب مفتوح

بنام

پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے

(ایک غیر جانبدار کے قلم سے)

کچھ دنوں سے عیسائیوں اور احمدیوں کے کھلے چیلنج کی نسبت "نور افشاں" اور "الفضل" میں مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ میں ایک غیر جانبدار کی حیثیت سے۔ کیونکہ میں نہ عیسائی ہوں۔ نہ احمدی۔ بلکہ ایک آزاد خیال آدمی ہوں۔ ان مضامین کا بغور مطالعہ کر رہا ہوں۔

مکتوب مفتوح میں آپ کا یہ مطالعہ کہ قادیانیوں کی طرف سے مقابلہ میں امام جماعت احمدیہ ہی آئیں۔ انصاف سے بعید ہے جبکہ آپ اپنا نمائندہ پادری سلطان محمد صاحب پال کو خود تجویز کر رہے ہیں۔ مگر ان کے لئے یہ قید لگائی ہے۔ کہ مقابلہ کیلئے امام جماعت احمدیہ ہی آئیں۔ آپ کو اپنے خداوند یسوع کے اس قول پر عمل کرنا چاہئے کہ جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کر۔ اگر آپکو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ فریق مخالف کا نمائندہ آپ خود تجویز کریں۔ تو آپکو احمدیوں کے اس مطالبہ پر چیں بر جبیں نہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ جسے چاہیں۔ مقابلہ کے لئے عیسائیوں میں سے بلائیں اور ان کا پوپ کو یا لارڈ بشپ کو مقابلہ پر بلانا عین انصاف کے مطابق ہوگا۔ ہر فریق کو یہ حق ہونا چاہیئے۔ کہ جسے وہ چاہے۔ اپنی طرف سے مقابلہ پر پیش کرے۔ آپ کے اس اصل کو کوئی بھی حق پسند مبنی بر انصاف نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ اپنا نمائندہ تو خود مقرر کریں۔ لیکن فریق مخالف کو یہ حق نہ دیں۔ کہ وہ بھی اپنا نمائندہ خود مقرر کرے۔ اگر آپ اس بات پر اصرار کریں گے۔ کہ اپنا نمائندہ خود ... کریں۔ اور احمدیوں کی طرف سے بھی خود ہی ان کا نمائندہ ... لیں۔ تو حق پسند لوگ یہی سمجھیں گے۔ کہ آپ مقابلہ میں ... گریز کر رہے ہیں۔ اور یہ دعوے کہ حق و باطل میں تمیز ... دور جا پڑے گا۔

میری رائے میں اصل آپکو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ ہر فریق کو حق ... چاہے اپنی طرف سے بطور نمائندہ پیش کرے اور میدان مقابلہ میں ... چاہیئے۔ ورنہ غیر جانبدار لوگ یہی سمجھیں گے۔ کہ آپ مقابلہ پر ... نہیں کرتے۔ اور حیلہ بہانہ سے ٹالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

میں ایک غیر جانبدار ہونے کی حیثیت سے برادرانہ مشورہ ... فریقین اس بات پر رضامند ہو جائیں۔ کہ فریقین کو حق حاصل ہو جس کو ... اپنا اپنا نمائندہ مقرر کریں۔ اور ہر فریق کو اپنے اپنے نمائندہ ... پر وثوق منظور ہوگا۔

نوٹ:- اس کی ایک کاپی اخبار نور افشاں میں بھی بھیج دی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید فقیر اللہ شیدا ایل ایم۔ ایس ایچ بیرون دروازہ ٹھاکر سنگھ ...

تبلیغی تنظیم کے لئے جماعتہائے احمدیہ ضلع گورداسپور کا دورہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری حسن تبلیغی دورہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اس کا پروگرام حسب ذیل ہے:-

تاریخ دورہ	نام موضع مرکز	نمائندہ معاون	ملحقات
۲۲ تا ۲۷ جون	سیکھواں	مولوی خیر الدین صاحب یا امام الدین صاحب	ٹھیکری والہ۔ کلو سوہل۔ تلونڈی جھنگلاں۔ ڈیریوالہ
۲۸ تا ۲ جولائی	فیض اللہ چک	حافظ نور محمد صاحب	بازید چک۔ بھینی چیچہ۔ غلام نبی
۳ تا ۶ ״	ہرسیاں	مولوی بدر الدین صاحب	دیال گڑھ۔ گلانوالی
۷ تا ۱۲ ״	دھرم کوٹ بگہ	مرزا اسلام اللہ صاحب	ونجواں۔ خان فتا۔ قلعہ لال سنگھ۔ بھاگووال
۱۳ تا ۱۶ ״	وڈالہ بانگر	ڈاکٹر احمد الدین صاحب	شاہ پور۔ اٹھوال وغیرہ
۱۷ تا ۲۱ ״	کلانور	مرزا مبارک بیگ صاحب	کیسواں۔ غزنی پور وغیرہ
۲۲ تا ۲۵ ״	ڈیرہ بابا نانک	مولوی عبد اللہ صاحب	کھوکھے۔ دھرم کوٹ رندھاوا
۲۶ تا ۲۹ ״	شکار	چوہدری قاسم خان صاحب	بہلول پور۔ تلونڈی راماں وغیرہ
۳۰ تا ۴ اگست	لودھی ننگل	مولوی نور احمد صاحب	مرڑ۔ وڑوال۔ تیجہ کلاں۔ کھوکھر کے
۵ تا ۹ ״	ساہچور	چوہدری مولا بخش صاحب	لنگروال۔ بلیاں وال۔ چیچھا۔ گھنے کے بانگر
۱۱ تا ۱۳ ״	بٹالہ	شیخ عبد الرشید صاحب	چودھری والہ۔ بسانیاں وغیرہ

نوٹ:- احباب کرام سے التماس ہے کہ اس دورہ میں مولوی صاحب موصوف کی پورے طور پر امداد فرمائیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

دیان سے شائع کیا۔